وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ط
وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ ٢٦ وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ
لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ ط إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ
بَصِيرٌ ۝ ٢٧ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ ط
وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ۝ ٢٨ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ
فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ ط وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ۝ ٢٩ ع وَمَا أَصَابَكُم
مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ۝ ٣٠ ط وَمَا أَنتُم
بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ صلے وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ ٣١

اور وہی قبول کرتا ہے دعائیں ان لوگوں کی جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے
اور ان کے حق سے بھی انھیں زیادہ (اجر) دیتا ہے اپنی مہربانی سے اور کفار، ان کے لئے سخت
عذاب ہے ۝۲۶ اور اگر کشادہ کردیتا اللہ تعالیٰ رزق کو اپنے (تمام) بندوں کے لئے تو وہ
سرکشی کرنے لگتے زمین میں لیکن وہ اتارتا ہے ایک اندازے سے جتنا چاہتا ہے بے شک
وہ اپنے بندوں (کے احوال) سے خوب آگاہ ہے سب کچھ دیکھنے والا ہے ۝۲۷ اور وہی ہے
جو برساتا ہے مینہ اس کے بعد کہ لوگ مایوس ہو چکے ہوتے ہیں اور پھیلا دیتا ہے اپنی رحمت
کو اور وہی کارساز حقیقی (اور) سب تعریفوں کے لائق ہے ۝۲۸ اور اس کی قدرت کی نشانیوں
میں سے آسمانوں اور زمین کی تخلیق ہے اور جو جاندار اس نے پھیلا دیئے ہیں آسمانوں اور
زمین میں اور جب چاہے ان کو جمع کرنے پر پوری قدرت رکھتا ہے ۝۲۹ اور جو مصیبت تمہیں پہنچتی
ہے تمہارے ہاتھوں کی کمائی کے سبب پہنچتی ہے اور وہ (کریم) درگزر فرمادیتا ہے (تمہارے) بہت
سے کرتوتوں سے ۝۳۰ اور تم عاجز نہیں کرسکتے (اللہ تعالیٰ کو) زمین میں۔ اور نہ تمہارا اللہ کے سوا
کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار ۝۳۱ (پارہ ۲۵/سورہ شوریٰ ۴۲/۲۶ تا ۳۱ * ت: ص)

۲۶۔ ان کی دعا قبول کرلیتا ہے۔ خواہ اپنے لئے ہو یا اپنے ساتھیوں اور بھائیوں کے لئے * حضرت معاذؓ از ابن

ایک شام میں دیے ہوئے خطبہ میں فرمایا) تم مومنین ہو اور تم ہی جنتی ہو۔ اللہ کی قسم! میں امید کرتا ہوں کہ
اللہ تعالیٰ روم کے مسیحیوں اور مجوسیوں کو بھی جنت میں داخل فرمائے گا جنہیں تم قید کر کے لاتے ہو کیوں کہ ان میں
سے کوئی جب تمہارا کوئی کام کر دیتا ہے تو تم کہتے ہو "تم نے اچھا کام کیا اللہ تم پر رحم فرمائے، تو نے اچھا کام کیا
اللہ تمہیں برکت دے" پھر یہ آیت پڑھی * اس کے علاوہ وہ ان کی دعا قبول فرماتا ہے۔ اس آیت کی تفسیر
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "شفاعت اس کے لئے ہے جس کے لئے دوزخ واجب ہو چکی ہو
ان کی طرف سے جن کے ساتھ اس نے دنیا میں نیکی کی ہو * جب مومنین اور ان کے لئے ثواب عظیم کا
ذکر ہو چکا تو کفار کا ذکر فرمایا اور روز قیامت انہیں جو شدید دردناک عذاب ہوگا۔ (ابن کثیر)

۲۷۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کے لئے رزق کشادہ کر دیتا تو وہ تکبر اور سرکشی کرنے لگتے اور زمین میں
فساد برپا کر دیتے "لبغوا" کا معنی یہ ہے کہ ان میں بعض بعض پر غلبہ پانے اور ایک دوسرے سے اونچا
ہونے کی کوشش کرتے * اللہ تعالیٰ ایک خاص اندازے سے جس کا تقاضا اس کی حکمت کرتی ہے ان
کے رزق اتارتا ہے * بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے مخفی پوشیدہ احوال کو خوب جانتا ہے اور ان
کے معاملات کے جو نتائج ہیں انہیں خوب دیکھنے والا ہے * حضرت علیؓ نے فرمایا یہ آیت اصحاب صفہ
کے بارے میں نازل ہوئی اس لئے کہ انہوں نے کہا تھا کاش ہمارے پاس بھی مال ہوتا تو اس طرح
انہوں نے غنی اور مالدار ہونے کی تمنا کی تھی۔ (تفسیر مظہری۔ک)

۲۸۔ "اور وہی ہے کہ مینہ اتارتا ہے ان کے ناامید ہونے پر" غیث مفید بارش کو کہتے ہیں نقصان دہ
وہ بارش غیث نہیں کہلاتی * اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی کام بنانے والا ہے سب خوبیاں سراہا

۲۹۔ رب نے دنیا میں مخلوق کو بکھیرا ہوا ہے کوئی کہیں ہے کوئی کہیں، اور کوئی کبھی ہوا اور کوئی کبھی،
مگر قیامت میں سب بکھرے ایک جگہ ایک وقت میں جمع کر دیے جائیں گے، ہم بکھیرنا بھی جانتے ہیں اور
سمیٹنا بھی، دوسرے یہ کہ بعد موت ان کے ذرے ریزہ ہو کر ہواؤں میں اڑ جاتے ہیں مگر ان اڑتے
ہوئے ریزوں کو جمع کرنے پر قادر ہیں، کہ قیامت میں کسی کا کوئی ریزہ دوسرے کے جسم میں نہیں پہنچ سکتا۔ (نور العرفان)

۳۰۔ تمہیں جو بھی کچھ مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے خود ہی کے اعمال سے پہنچی ہے اور وہ اپنے بہت سے گناہوں کو معاف
کر دیتا ہے کہ ان پر تم سے کچھ باز پرس نہیں کرتا ہے۔

۳۱۔ اور تم عذاب الٰہی سے بچ نہیں سکتے اور عذاب الٰہی کے سامنے کوئی رشتہ دار تمہارے کام نہیں آ سکتا
اور نہ کوئی مددگار تم سے اس عذاب کو دور کر سکتا ہے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

2723

لغوی اشارے ۞ يَسْتَجِيْبُ : دعوت قبول کرتے ہیں، دعا قبول کرتا ہے ۞ بَسَطَ : اس نے کشادہ کیا ۞
بَغَوْا : انہوں نے سرکشی کی ۞ غَيْثٌ : بارش ۞ قَنَطُوْا : وہ ناامید ہو گئے ۞ حَمِيْد : ستودہ، تعریف کیا ہوا، سراہا ہوا
بَثَّ : اس نے بکھیرا، اس نے پھیلا دیا ۞ وَلِيّ : حمایتی، نگہبان، بچانے والا، مددگار، دوست، کارساز ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ حدیث شریف میں ہے: اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نگاہ تمہارے قلوب
اور اعمال پر ہے ۞ توبہ کا حکم عام ہے مومن ہو یا کافر، دوست ہو یا دشمن جو بھی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول
فرماتے ہیں ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بندے کی دعائیں تین طرح سے خالی نہیں جاتیں ۱۔ اس کے عوض
اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں ۲۔ دیر سے قبول ہوتی ہے (مگر ضرور قبول ہوتی ہے) ۳۔ قیامت میں اس کے اعمالنامے
میں درج ہوتی ہے (رواہ نسائی) ۞ بندہ جو مانگتا ہے اسے فوراً مل جاتا ہے یا اس کے لئے ذخیرہ بنا لیا جاتا ہے ۞
مومن کو ہر عمل پر ثواب عطا ہوتا ہے ۞ اللہ تعالیٰ اس بندے پر ناراض ہوتا ہے جو نہ مانگے اس پر ناراض ہوتا۔
۞ کسب مال کی مشغولیت بندہ کو خدا سے روکتی ہے ۞ حدیث شریف میں ہے: جب بندے معاصی و جرائم
کا ارتکاب کرتے ہیں تو ان کے علاقہ کی بارش دوسرے علاقہ میں ہوتی ہے ۞

2724

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝٣٢ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ
رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝٣٣ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ
بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۝٣٤ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ
مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝٣٥ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا
عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝٣٦ وَالَّذِيْنَ
يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝٣٧
وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣٨ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝٣٩

اور اس کی نشانیوں میں سے دریا میں چلنے والے پہاڑوں جیسے جہاز ہیں ۝٣٢ اگر وہ چاہے تو ہوا کو روک
دے پھر تو وہ سطح دریا پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں البتہ اس میں ہر ایک صابر شاکر کے لئے (بڑی بڑی)
نشانیاں ہیں ۝٣٣ یا چاہے تو ان کے عملوں کی وجہ سے ان کو غرق کر دے اور وہ بہت کچھ درگزر
کرتا ہے ۝٣٤ اور وہ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں خوب جانتے ہیں کہ ان کے لئے پناہ کی کوئی جگہ
نہیں ۝٣٥ پھر وہ جو کچھ تم کو دیا گیا ہے تو دنیا کی زندگی کا اسباب ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے
وہ بہتر اور سدا رہنے والا ہے یہ ان کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں ۝٣٦
اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں اور جب غصہ ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے
ہیں ۝٣٧ اور وہ جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں اور ان کا کام باہمی مشورے
سے ہوتا ہے اور ہمارے دیے میں سے کچھ دیا بھی کرتے ہیں ۝٣٨ اور وہ (غیرت مند بھی ہیں) جب ان
پر حملہ ہوتا ہے تو بدلہ بھی لیتے ہیں ۝٣٩ (پارہ ٢٥/سورہ شوریٰ ٤٢/آیت ٣٢ تا ٣٩ * ت: ح) 1/12

٣٢ - وہ بادبانی جہاز جو پہاڑوں کی طرح بلند و بالا اور محلوں کی طرح آرام دہ ہوتے ہیں اور وزنی سامان اٹھا
پانی کی سطح پر تیرتے جاتے ہیں
٣٣ ــــــــــ اگر اللہ تعالیٰ ہواؤں کو چلنے سے روک دے تو تم کس طرح ان بھاری بھرکم جہازوں
کو کھینچ کر منزل مقصود تک پہنچاؤ گے - ان نرم ہواؤں کے بجائے تند و تیز طوفان بھیج کر تمہیں غرق کر دے
تو تم کیا کر سکتے ہو - تم اتنے بے بس ہو کر بھی رب العالمین سے کیوں اکڑ رہے ہو اپنی حقیقت پہچانو اور سرکشی سے باز آجاؤ (ضیاء القرآن)

۳۴۔ اگر چاہے تو کشتی اس کے سواروں کے گناہوں کے سبب غرقِ آب کر دے ✱ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔
اگر ان کے تمام گناہوں کا مواخذہ فرمانے لگے تو سمندر کا ہر راکب ہلاک ہو جائے (تفسیر ابن کثیر)

۳۵۔ اور (اس وقت) جان لیں گے جو جھگڑا کرتے رہتے ہیں ہماری آیتوں میں۔ کہ ان کے لئے کوئی جائے
پناہ نہیں ✱ یعنی ہماری سطوت اور انتقام سے بچنے کے لئے انہیں کوئی جائے پناہ نہیں ملے گی۔
وہ ہماری قدرت سے مقہور اور مغلوب ہیں (ایضاً)

۳۶۔ دنیاوی ساز و سامان یعنی یہاں کی نعمتیں اپنی کمائی سے نہیں ملیں عطائے ذوالجلال ہے ✱ جو
تمہارے جیتے جی یا بعد موت تمہارا ساتھ چھوڑ دے گا۔ ایسے بے وفا سے دل نہ لگاؤ جو تمہارا نہیں تم
اس کے کیوں بنے جاتے ہو ✱ آخرت کا ثواب، اخلاص والے مقبول اعمال (اللہ کے پاس ہے) ✱ یہ
اعمال کبھی فنا نہیں ہوتے ✱ ثوابِ آخرت کی دو خوبیاں یہاں ذکر ہوئیں وہ خیر ہے کیونکہ اس میں
شر کی ملاوٹ نہیں، دنیا کی خیر ہزارہا شر کے ساتھ ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ (ثوابِ آخرت) ابد الآباد
تک باقی ہے کبھی تمہارا ساتھ نہ چھوڑے گی ✱ حضرت علی مرتضیٰ رضؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیات حضرت ابوبکر صدیق رضؓ
کے حق میں نازل ہوئی جب آپ نے اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا۔ (نور العرفان)

۳۷۔ اور (یہ ثواب ان لوگوں کے لئے ہے) جو بڑے بڑے گناہوں یعنی کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائی
کے کاموں سے (جیسے زنا و لواطت وغیرہ) بچے رہتے ہیں اور جب ان کو غصہ آجاتا ہے تو اس کو پی
جاکر لوگوں کی خطا) معاف کر دیتے ہیں۔ (تفسیر وحیدی)

۳۸۔ اور جو لوگ توحید و اطاعت کی تعمیل میں اپنے رب کا کہنا مانتے ہیں اور پانچوں نمازوں
کو قائم کرتے ہیں اور جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو باہم مشورہ کر کے پھر اس پر عمل
کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو مال دیا ہے اس میں سے صدقہ و خیرات کرتے رہتے ہیں۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ⊘ جَوَارِ: کشتیاں، جہاز ⊘ اعلام: پہاڑ ⊘ رَوَاکِدَ: ایستادہ، ٹھہری ہوئیں
ظَہْرِہٖ: اس کی پیٹھ ⊘ یُوبِقْھُنَّ: وہ ان کو ہلاک کر دے ⊘ یَعْفُ: وہ معاف کر دے ⊘ شُوریٰ: مشو

تفہیمی خلاصہ ⊘ معاصی سے بچنے پر صبر، ادائیگی واجبات پر شکر سعادتِ ایمان ہے ⊘ گناہوں کی نحوست نقصان کا باعث ہے ⊘ ہر کام اللہ تعالیٰ
پر بھروسہ کر کے ہو ⊘ ثواب اچھا اور باقی رہنے والا ہے ⊘ حقیقی مسبب اللہ تعالیٰ ہے ⊘ استغفار سے کبیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں ⊘ ہر کا
میں مشورہ ضروری ہے ⊘ رازداری اہمیت مشورہ ہزاروں سے ⊘ حدیث شریف میں ہے صدقہ دینا اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھاتا

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ
لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۴۰ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ
سَبِيْلٍ ۝ ۴۱ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ۴۲ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ
لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ ۴۳ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى
الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ ۴۴
وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ
وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِىْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝ ۴۵

اور برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے مگر جو درگزر کرے اور (معاملے) کو درست کردے تو بدلہ اللہ کے ذمے ہے اس میں شک نہیں کہ وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۝ ۴۰ اور جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ اس کے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام نہیں ۝ ۴۱ الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو تکلیف دینے والا عذاب ہوگا ۝ ۴۲ اور جو صبر کرے اور قصور معاف کردے تو یہ ہمت کے کام ہیں ۝ ۴۳ اور جس شخص کو اللہ گمراہ کرے تو اس کے بعد اس کا کوئی دوست نہیں اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب وہ (دوزخ کا) عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کیا (دنیا میں) واپس جانے کی کوئی سبیل ہے ۝ ۴۴ اور تم ان کو دیکھو گے کہ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے ذلت سے عاجزی کرتے ہوئے چھپی (اور نیچی) نگاہ سے دیکھ رہے ہوں گے اور مومن لوگ کہیں گے کہ خسارہ اٹھانے والے تو وہ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے میں ڈالا دیکھو کہ بے انصاف لوگ ہمیشہ کے دکھ میں رہیں گے ۝ ۴۵

(پارہ ۲۵/ سورہ شوریٰ ۴۲/ ۴۰ تا ۴۵ * ت: ا ج)

۴۰۔ جتنی زیادتی کسی نے تم پر کی ہے اتنی ہی زیادتی تم اس پر بھی کر سکتے ہو۔ انتقام کی اجازت سے کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائے کہ اب سے کھلی چھوٹ مل گئی ہے جس طرح چاہے اپنے دل کی بھڑاس نکال سکتا ہے * اب اوقات انتقام

لینے سے ظالم کا دماغ درست ہو جاتا ہے اور وہ لوگوں پر ظلم و تعدی سے باز آ جاتا ہے ۔ اگر کوئی شخص انتقام لینے کی اجازت کے باوجود معاف کر دے تو اسے یاد رکھنا چاہیے کہ اس کا اجر اللہ تعالیٰ ایسا عطا فرمائے گا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی اور دل مسرور ہو جائے گا ★ وہ شخص جو ظلم کی ابتدا کرتا ہے ۔ اور وہ مظلوم جو جوش انتقام میں اندھا ہو جاتا ہے اور حد سے تجاوز کرتا ہے دونوں ظالم ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کسی ظالم کو پسند نہیں کرتا ۔

۴۱ ۔ بعض لوگ ضرورت سے زیادہ امن پسند ہوتے ہیں ۔ (مظلوم) کی جوابی کاروائی پر اسے ملامت کرنے لگتے ہیں حقیقت میں ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے ظالم کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے ۔ صاف اعلان کیا جا رہا ہے کہ ظالم سے انتقام لینے کے لئے مظلوم جو کاروائی کرے گا بشرطیکہ "حد اعتدال سے تجاوز نہ کرے اس پر کسی قسم کی ملامت نہیں (ضیاء القرآن)

۴۲ ۔ الزام ان پر ہے جو ظلم کرتے ہیں اور ملک میں فساد مچاتے پھرتے ہیں چوری ڈکیتی کرتے ہیں ان کو دنیا و آخرت میں عذاب الیم ہے دنیا میں سخت سزا اور آخرت میں جہنم (تفسیر حقانی)

۴۳ ۔ عفو درگزر کو ہمت کے کام قرار دیتے ہوئے فرمایا ۔ تکلیف اور برائی کی پردہ پوشی پر صبر کیا ۔ یہ ان حقیقی امور سے ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا یعنی اولو العزم

۴۴ ۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے تو اسے رسوا اور ذلیل کرنے کے بعد اس کے لئے کوئی مددگار نہیں جو اسے راہ ہدایت پر گامزن کر سکے اور عذاب الہی سے اسے بچا سکے ۔ یہ جملہ معترضہ ہے ★ آپ (اے مخاطب!) ظالموں کو ملاحظہ کریں گے کہ جب وہ عذاب دیکھیں گے (تو سٹپٹا جائیں گے) ان کا قیامت کے دن عذاب کو دیکھنا ثابت شدہ ہے اور یقینی امر ہے ★ آپ انہیں یہ قول کہتے ہوئے دیکھیں گے (اس طرح کہ) وہ دنیا کی طرف واپس ہونے کی التجا اور درخواست کریں گے (تفسیر مظہری)

۴۵ ۔ اور دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے ذلت اور غم کی وجہ سے جھکے ہوئے ہوں گے سست نگاہ سے دیکھتے ہوں گے ★ اور ایمان والے کہیں گے کہ پورے خسارہ والے وہ لوگ ہیں جو جنت میں اپنی جانوں اور اپنے خادموں کی وجہ سے خسارہ میں رہے یقیناً یہ مشرک دائمی عذاب میں رہیں گے ۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ۞ انتصر : تو بدلہ لے ۞ عَزم : ہمت ، پختہ ارادہ ۞ طَرْف : نظر ، نگاہ ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ اموال کا انفاق احباب کو نامزد دیتا ہے ۞ موقعہ و محل کے لحاظ سے کہیں عفو و درگزر اور کہیں انتقام مناسب ہوتا ہے ۞ جب فتنہ ختم ہو سکے معافی ہو جائے اور جب امر حق پر ظلم سے بدلہ لینا عین عبادت ہے ۞ بغاوت میں کامیابی نہیں ۞ حدیث شریف میں ہے اللہ معاف کرنے والے کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے اور اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ۞ بدلہ لینا جائز ہے لیکن معاف کرنا افضل ہے ۞ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے وقت صرف اس کی تعظیم و تکریم مطلوب ہو ۞

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ
اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ۝۴۶ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ
مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝۴۷ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ
اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ
تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۝۴۸ لِلّٰهِ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا
وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝۴۹ ۙ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ
مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝۵۰

اور ان کے کوئی دوست نہ ہوئے کہ اللہ کے مقابل ان کی مدد کرتے اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کے لئے
کہیں راستہ نہیں ۝۴۶ اپنے رب کا حکم مانو اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا
نہیں اس دن تمہیں کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہیں انکار کرتے بنے ۝۴۷ تو اگر وہ منہ پھیریں
تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا تم پر تو نہیں مگر پہنچا دینا اور جب ہم آدمی
کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر انہیں کوئی برائی
پہنچے بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا تو انسان بڑا ناشکرا ہے ۝۴۸ اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں
اور زمین کی سلطنت پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے
یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے بے شک وہ علم و قدرت والا ہے

(پارہ ۲۵/ سورہ شوریٰ ۴۲/ ۴۶ تا ۵۰ * ت: ک)

۴۶۔ کفار کو جن دوستوں پر دنیا میں بھروسہ تھا یا جن قرابت داروں کے متعلق ان کا خیال تھا کہ
قیامت میں ہماری مدد کریں گے تو وہ قیامت میں کوئی مدد نہ کر سکیں گے * اس کی بدکاریوں اور
بے ادبیوں کی وجہ سے رب تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا فرما دے جیسے ذبح کی وجہ سے رب موت
پیدا فرما دیتا ہے * نہ دنیا میں اچھے کام کی توفیق پائیں نہ آخرت میں جنت کی راہ تمام دنیوی
کے لئے ہزار بار روپیہ حرام کاموں میں خرچ دیں اللہ کے نام پر دینے میں انھیں موت آئے۔ (نور العرفان)

۴۷۔ قیامت کے روز کفار کی حالت زار بیان کرنے کے بعد انہیں پھر قبول اسلام کی دعوت دی جا رہی ہے اور انہیں اس بات پر برانگیختہ کیا جا رہا تاکہ اس روز کف افسوس ملنے اور اشک ندامت بہانے کے بجائے آج ہی توبہ کر لیں جب "وہ دن آئے گا تو کوئی اس کو روک نہ سکے گا"۔ اے مشرکو! تمہارے لئے اس روز کوئی پناہ لینے کی جگہ نہ ہوگی ✻ نکیر کا معنی انکار کرنا ہے۔ قیامت کے روز جب ان کا دفتر عمل کھول کر ان کے سامنے رکھا جائے گا تو انہیں یہ طاقت نہ ہوگی کہ اس کے مندرجات کا انکار کر سکیں (ابن جریر) ایک معنی نکیر کے بدل دینے تبدیل کر دینے کے بھی لکھا ہے یعنی کوئی ایسا آدمی انہیں نہیں ملے گا جو اس عذاب کو بدل دے

۴۸۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دے رہا ہے کہ یہ کفار آپ کی انتھک مخلصانہ کوششوں کے باوجود حق کو قبول نہیں کرتے بلکہ روگردانی کئے ہوئے ہیں تو آپ دلگیر نہ ہوں ان کی گمراہی کے بارے میں آپ سے قطعاً کوئی باز پرس نہ ہوگی آپ کا فرض پیغام پہنچانا تھا آپ نے اپنا فرض باحسن وجوہ پورا کر دیا۔

✻ (انسان پر) اگر راحت و آرام کے دن آ جائیں تو خوشی سے پھولے نہیں سماتا اور اگر اپنی بداعمالیوں کی پاداش میں رنج و محن کے بادل اس پر گھر جائیں تو ناشکری کی انتہا کر دیتا ہے (حالانکہ) بے شمار ایسی نعمتیں جن سے وہ (اب بھی) لطف اندوز ہو رہا ہوتا ہے ان کا بھی اعتراف نہیں کرتا۔ (ضیاء القرآن)

۴۹۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے وہ جیسے چاہے ان میں تصرف کر سکتا ہے چاہے بخششوں سے نوازے یا اعمال بد پر انتقام اور بدلہ لے ✻ وہ بعض لوگوں کو صرف بچیاں عطا فرماتا ہے ان کے ہاں بچہ موجود نہیں ہوتا۔ چونکہ یہاں اللہ تعالیٰ نے پہلے بچیوں کا ذکر فرمایا ہے اسی لئے بعض نے اس سے استدلال کیا ہے کہ کسی عورت کے ہاں سب سے پہلے بچی کا پیدا ہونا اس کے لئے باعث رحمت و برکت ہوتا ہے

۵۰۔ اور اللہ تعالیٰ جنہیں چاہتا ہے صرف بچے عطا فرماتا ہے اور ان کے پاس بچیاں نہیں ہوتیں اور بعض کے لئے دونوں کو جمع کر دیتا ہے اور ان کے پاس بچے اور بچیاں دونوں پیدا ہوتے ہیں اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے اور اس کے پاس کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جو پیدا کرتا ہے اسے خوب جانتا ہے اور جو چاہتا ہے اس کی قدرت رکھتا ہے اور وہ اپنا کام کمال حکمت و دانائی اور اختیار کے ساتھ کرتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

لغویات ۴۷ ⊘ مَلْجَأً: پناہ کی جگہ ⊘ نَكِيرٍ: انکار ⊘ حَفِيظًا: نگہبان، حفاظت کرنے والا ⊘ فَرِحَ: وہ خوش ہوا ⊘ يَهَبُ: وہ بخشتا ہے، وہ دیتا ہے ⊘ إِنَاثًا: عورتیں ⊘ عَقِيمًا: بانجھ، بے خیر ⊘ (لغات

تفہیمی خلاصہ ۞ جو اللہ کے غیر میں مشغول ہو جائے تو اُسے حق رسی کا کوئی راستہ نہیں ۞ کفار و مشرکین کے لئے معافی کر جانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے ۞ استجابت کا در کھلا ہے ۞ جب تک بال و پر ہیں اڑتے رہنا چاہیئے ۞ نفس و تقدس اور رضا رب کی طرف لے جاتا ہے ۞ نعمت پر خوشی فطرت کا تقاضہ ہے ۞ اللہ کی توحید و رسالت سب سے بڑی اکبری نعمت ہے ۞ حاصل شدہ نعمتوں پر شکر کرنا ضمانت تحفظ نعمت ہے ۞ جس کے سب سے پہلے لڑکی پیدا ہو وہ خوش بخت ہے ۞ حدیث شریف میں ہے کہ بچیوں سے محبت کرو ۞ تمہاری اولاد اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے ۞ اولاد کی پیدائش پر مبارکباد دینا مسنون ہے ۞ اولاد دنیا میں نور اور آخرت میں سرور ہے ۞

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ
بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۵۱
وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ
وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ
لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۵۲ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۵۳ ع

اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یوں کہ وہ بشر پر
دہ عظمت کے ادھر ہو یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے
بیشک وہ بلندی و حکمت والا ہے ۵۱ اور یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی ایک جانفزا چیز
اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل ہاں ہم نے
اسے نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں اور بیشک تم
ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو ۵۲ اللہ کی راہ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین
میں سنتے ہو سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں ۵۳

(پارہ ۲۵/ سورہ شوریٰ ۴۲/ ۵۱ تا ۵۳ ✱ ت: ک)

۵۱ - بشر کی قید فرشتوں اور دوسری مخلوق کو نکالنے کے لئے ہے ✱ کوئی شخص اس دنیا میں بے حجاب (رب سے) کلام نہیں کر سکتا موسیٰ علیہ السلام نے رب سے کلام کیا مگر حجاب سے ، ہمارے حضور ؐ نے بے حجاب رب سے کلام کیا مگر دوسری دنیا میں بلکہ عرش سے وراء پہنچ کر لہٰذا آیت بالکل واضح ہے ✱ بلا واسطہ فرشتہ خواب میں یا بیداری میں بطریقہ الہام حضرت ابراہیم ؑ کو خواب میں فرزند (ذبح) کا حکم دیا اور حضرت داؤد ؑ کو بیداری میں زبور کا الہام فرمایا ✱ موسیٰ علیہ السلام سے طور پر کلام فرمایا کہ آپ حجاب میں (رب) تھے ✱ جو رب چاہے فرشتوں کی معرفت وحی بھیجے جیسے انبیاء کرام کو عام وحی ہوتی ہے ✱ (شانِ نزول) یہود نے حضور ؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں تو وحی کے وقت رب تعالیٰ کو دیکھتے کیوں نہیں جیسے ہمارے موسیٰ ؑ بوقت کلام دیکھا کرتے تھے۔ حضور ؐ نے فرمایا کہ وہ دیکھتے نہ تھے صرف کلام سنتے تھے حضور ؐ کی تائید میں یہ آیت نازل ہوئی (روح) (نور العرفان)

۵۲ - یہاں روح سے مراد قرآن کریم ہے۔ جس طرح روح جسم کو زندہ رکھتی ہے اسی طرح قرآن حکیم

دلوں کو حیات جاوید عطا کرتا ہے اس لئے اسے بھی روح فرمایا گیا۔ کذالک سے مراد وحی کی تمام قسمیں ہیں کیونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر وحی کی ان تمام قسموں کا نزول ہوتا تھا۔ (ضیاء القرآن)

● "اور یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی" اے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "ایک جانفزا چیز" یعنی قرآن پاک جو دلوں میں زندگی پیدا کرتا ہے " اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل ہاں ہم نے اسے" یعنی قرآن شریف کو "نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں اور بے شک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو" یعنی دین اسلام (کنزالایمان وحاشیہ)

۵۳۔ آسمانوں اور زمین میں پائی جانے والی ہر چیز ہر شی اللہ تعالیٰ کی ملکیت اور اس کی مخلوق ہے اور سب کو آخرت میں تمام مخلوق کے امور کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہی ہے تمام واسطے اور تعلقات ختم ہو جائیں گے اس آیت طیبہ میں اطاعت شعار اور فرمانبردار لوگوں کے لئے (اچھے انجام کا) وعدہ ہے اور جرائم پیشہ لوگوں کے لئے (عذاب) کی وعید ہے۔ واللہ اعلم (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ○ اَلْوَحی: وہ کلام الٰہی جس کا القاء انبیاء کو ہوتا ہے وحی ہے (راغب) ○ وَرَآءِ: چھپانے والی چیز، آڑ ○ حِجاب: پردہ، اوٹ، ملنے سے روکنا ○ رُوح: روح، جان، جبرائیل، بات، فیض غیبی، وحی، قرآن، فرشتہ ○ تَدْرِی: تو جانتا ہے، جانے "تا ○ صِراط: راہ، سیدھا اور آسان راستہ ○ (ل

تفہیمی خلاصہ ○ وحی وہ ارشاد ہے جو غیر عبارۃ کے قائم مقام ہو ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے شرف بخشا کہ میرے پاس جبرائیل حاضر ہو کر ایسے گفتگو کرتے ہیں جیسے تم کسی دوست کے ساتھ بات کرتے ہو ○ اللہ تعالیٰ کا ہر فعل حکمت پر مبنی ہے ○ حضور علیہ السلام نے شب معراج بلاواسطہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنا ○ ایمان شرعی سے مراد جس کے ساتھ تفصیلی احکام متعلق ہیں ○